(حصہ 1)

دُعائے عطار کی مدنی بہاریں

پانچ رُوپے کی بَرَکت سے سات شادیاں

(اور دیگر 2 مدنی بہاریں)

(دعوتِ اسلامی)

(شعبہ امیرِ اہلسنّت)

دُعا کی قبولیت کا ایک سبب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عرض مَعْرُوض کرنے، اس کے فضل وانعام کے مستحق بننے اور بخشش ومغفرت کا پروانہ حاصل کرنے کا نہایت آسان اور مُجَرَّب (آزمایا ہوا) ذریعہ ہے۔ اسی طرح دُعا نبیٔ کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندوں کی مُتَوَاتِر عادت، درحقیقت عبادت بلکہ مغزِ عبادت ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے گنہگار بندوں کے حق میں ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعا کی قبولیت کے اَسباب میں سے یہ بھی ہے کہ جب کبھی کوئی پریشانی یا مصیبت آپہنچے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی بارگاہ میں حاضر ہوکر دُعا کروائی جائے کہ جب یہ بَرگُزیدہ ہستیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کرتی ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا اور نہ ہی ان کی دعا کو رَد فرماتا ہے جیسا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا معمول مبارک تھا کہ جب انہیں کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو حضور پُرنور، شَافِعِ یَوْمُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُقدّس بارگاہ میں حاضر ہوجاتے اور دُعا کے لیے عرض کرتے تھے چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہد مبارک میں لوگوں پر قحط آگیا۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جُمُعَہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہوا

اور عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! (قحط سالی کی وجہ سے) مال ہلاک ہوگئے، بچے بھوکے ہیں۔ آپ ہمارے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کی (راوی کہتے ہیں) اس وقت آسمان پر کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں تھا، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ ابھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھوں کو نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی مثل بادل اُمنڈ آئے اور ابھی آپ منبر سے نیچے نہیں تشریف لائے تھے کہ میں نے دیکھا بارش کے قطرے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک سے ٹپک رہے تھے۔ اس دن ایسی بارش ہوئی کہ دوسرے جمعے تک جاری رہی۔ (اگلے جمعہ کو) وہی دیہاتی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! (مسلسل بارش کی وجہ سے) مکان گر گئے اور مال غرق ہوگیا۔ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھوں کو بلند فرمایا اور دعا کی، اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم پر نہ برسا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بادل کی جس سمت بھی اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے تو بادل ہٹ جاتے تھے۔ پورا مدینہ حوض کی طرح ہوگیا اور وادیٔ قَنَاۃ ایک ماہ تک بہتی رہی اور جس طرف سے کوئی شخص آتا تھا وہ بارش کی کثرت کی خبر دیتا تھا۔

(بخاری، کتاب الجمعة، باب الاستسقاء فی الخطبة یوم الجمعة، ۳۲۱/۱، حدیث:۹۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کیسی عظمت اور شان عطا فرمائی تھی کہ آپ کے ہاتھ اُٹھاتے ہی فوراً بارش کا نُزُول ہوگیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے آپ کی اُمت کے اولیاء کی دعاؤں کو بھی شرفِ قبولیت عطا فرماتا ہے۔ جب یہ بارگاہِ الٰہی میں دست بَدُعا ہوتے ہیں تو ان کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں یہی وجہ ہے کہ شروع ہی سے مسلمانوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگزیدہ بندوں کی بارگاہ میں حاضر ہوکر دعا کے لیے عرض کرنے کا معمول رہا ہے چنانچہ

حضرت سیّد عُمر مِحضار حسینی شافعی کبراوی یمنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی جو کہ بہت بڑے ولیُ اللّٰہ، مشہور امام اور مُستَجابُ الدَّعوات بزرگ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں پریشان حال لوگ دعا کے لیے حاضر ہوتے اور اپنے مَن کی مرادیں پاتے تھے ایک مرتبہ ایک بیمار شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دُعا کرنا تھا کہ وہ فوراً تندرست ہوگیا، اسی طرح ایک عورت کو مرگی کا سخت دورہ پڑتا تھا اور وہ دوا وغیرہ سے عاجز ہوگئی تھی آپ کے پاس حاضر ہوئی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے لیے عافیت کی دعا کی وہ تندرست ہوگئی۔ ایک اور شخص حاضر ہوا کہنے لگا: حضور! میری دراہم سے بھری تھیلی گم ہوگئی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے لیے دعا فرمائی تو اچانک ایک چوہا نظر آیا اس نے تھیلی منہ میں پکڑی ہوئی تھی اور اسے جا کر وہیں

رکھ آیا جہاں سے اٹھائی تھی ۔(جامع کرامات الاولیاء، حرف العین، عمر المحضار، ٤١٩/٢)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پندرھویں صدی کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکات بھی یادگارِ سَلَف شخصیات میں سے ہے آپ کے مُرِیدین و مُحِبّین آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور دُعاؤں کے لئے عرض کرتے رہتے ہیں۔ آپ کی دعا کی برکات سے لوگوں کی امیدیں بر آتی ہیں، پریشانیاں کافور ہوتی ہیں۔ آپ کی دعاؤں سے فیضیاب ہونے والے کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں بذریعہ تحریر ان واقعات کو اِرسال کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مقرب بندے، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی دعاؤں سے فیضیاب ہونے والوں کی مدنی بہاریں بنام **"پانچ روپے کی برکت سے سات شادیاں"** پیش کی جارہی ہیں۔

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کرنے کے لئے مدنی اِنعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ ﴿دعوتِ اسلامی﴾ **شعبہ امیرِ اَہلسنّت**

١٤ جُمادَی الاُولیٰ ١٤٣٥ھ بمطابق 16 مارچ 2014ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود پاک کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ''پان گُٹکا'' میں دُرودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں: نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز کے بعد حمد وثنا و دُرود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: ''دُعا مانگ قبول کی جائے گی، سُوال کر، دیا جائے گا۔'' (نسائی، ص ۲۲۰، حدیث: ۱۲۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

﴿1﴾ پانچ روپے کی بَرَکت سے سات شادیاں

بابُ المدینہ (کراچی، پاکستان) کے ایک عُمر رَسیدہ اسلامی بھائی کے حلفیہ بیان کا لُبِّ لُباب ہے: 1982ء کی بات ہے کہ بد قسمتی سے مجھے کچھ بد عقیدہ لوگوں کی صحبت میسر آگئی جس کی نُحُوست نے یوں اثر دکھایا کہ میں نہ صرف ان کے جلسے جلوسوں میں آنے جانے لگا بلکہ ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اپنے معمول میں شامل کرلیا۔ کم وبیش ڈیڑھ سال انکی صحبتِ بد کا شکار رہا اسی وجہ سے میری زندگی عشقِ رسول کی حلاوت سے خالی تھی جس کا احساس مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول میں آنے کے بعد ہوا۔ خوش قسمتی سے ایک دن دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ اُجلے چہرے والے ایک عاشقِ رسول اسلامی بھائی سے ملاقات ہوگئی، سلام دُعا کے بعد انہوں نے بڑی اپنائیت سے انتہائی محبت بھرے انداز میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ ان کے سادہ مگر دل جیت لینے والے انداز کے سامنے میں کوئی عُذر پیش نہ کرسکا اور شرکت کے لئے نہ صرف ہامی بھرلی بلکہ پکا وعدہ بھی کرلیا۔ پہلے پہل تو ذہن یہ تھا کہ ان کے اجتماع میں بھی جا کر دیکھتے ہیں یہ کیا کہتے ہیں؟ مگر جب اجتماع میں شریک ہوا تو بس یہیں کا ہو کر رہ گیا۔ چنانچہ ایک دن معمول کے مطابق میں اپنے ایک بدمذہب ساتھی کے ساتھ انہی کے جلسے میں شریک تھا کہ اچانک مجھے اس دعوتِ اسلامی والے عاشقِ رسول اسلامی بھائی کی اجتماع کی دعوت اور ان کے ساتھ کیا ہوا وعدہ یاد آگیا۔ میں نے اس سے کہا: چلو قریب ہی مسجد میں دعوتِ اسلامی کا اجتماع ہو رہا ہے اس میں شرکت کرتے ہیں۔ پہلے تو اس نے مجھے ٹالنے کی کوشش کی مگر میرا اصرار دیکھ کر مجبوراً وہ میرے ساتھ چل پڑا۔ جب ہم دعوتِ اسلامی کے اَوَّلین مرکز گلزارِ حبیب مسجد میں داخل ہوئے تو عجب کیف و سرور کا سماں تھا، ہر طرف عماموں کی بہاریں تھیں۔ ایک نورانی چہرے والے مبلّغ انتہائی پُرسوز آواز میں سنّتوں بھرا بیان فرما رہے تھے اور

سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہونے والے اسلامی بھائی نہایت توجہ سے ان کا بیان سن رہے تھے، چنانچہ ہم بھی عاشقانِ رسول کے قرب میں بیٹھ گئے اور بغور اُس سنّتوں کے آئینہ دار، مبلغ اسلامی بھائی کا بیان سننے لگے۔ نجانے بیان میں ایسی کیا تاثیر تھی کہ تھوڑی ہی دیر میں مجھے دل کی کیفیّت بدلتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ **بیان** کے بعد جب لائٹیں بند کردی گئیں اور ذِکرُ اللہ کا سلسلہ ہوا تو مجھے ایسا لگا جیسے میں کسی ایسی جگہ پر ہوں جہاں ہر چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کر رہی ہے۔ اس کے بعد اُسی مبلّغ اسلامی بھائی نے دعا کروائی، دعا کے شروع ہونے کی دیر تھی کہ مجمع پر ایسی رِقّت طاری ہوئی کہ ہر طرف سے آہ وبُکا کی آوازیں آنے لگیں۔ رِقّت انگیز دعائیہ کلمات اور خوفِ خدا کے سبب رونے والے عاشقانِ رسول کی پُرسوز آوازوں نے میرے دل میں بھی ایک محشر بپا کر دیا، بے ساختہ میری آنکھوں سے بھی آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور پورے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ ایسی رِقّت انگیز دعا اور خوفِ خدا کے سبب رونے والوں کے رِقّت انگیز مناظر زندگی میں پہلی بار دیکھے تھے۔ دورانِ دُعا میرا وہ بدعقیدہ دوست کہنے لگا: یہ ناٹک کر رہے ہیں، یہ لوگوں کو اپنا گرویدہ کرنے کے لیے ایسا کرتے ہیں۔ میں نے اس کی بات سُنی اَن سُنی کردی۔ لیکن چونکہ میں نے اتنے لوگوں کو ایسا تڑپتا اور خوفِ خدا میں روتا نہیں دیکھا تھا اس لئے دل میں وسوسہ سا پیدا ہوا کہ ابھی اندھیرا ہے اس لئے یہ لوگ

خوب آوازیں نکال رہے ہیں جب روشنی ہوگی تو اندازہ ہو جائے گا کہ حقیقت میں رو بھی رہے تھے یا نہیں۔ جب دُعا اِختتام پذیر ہوئی اور لائٹیں آن ہوئیں تو بے ساختہ میری نظر دعا مانگنے والے اسلامی بھائی کے روشن چہرے پر پڑی جن کی آنکھیں خوفِ خدا سے اَشکبار تھیں۔ اپنے سر کی آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات دیکھ کر میرے دل میں اطمینان وسکون کی لہر دوڑ گئی، میرے دل ودماغ میں پیدا کئے گئے تمام وَساوِس کی کاٹ ہوگئی اور دعا کروانے والے مبلغِ دعوتِ اسلامی کی محبت وعقیدت میرے دل میں گھر کر گئی۔ مزید میں نے اپنے گردوپیش میں نظر دوڑائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ قریب بیٹھے ہوئے عاشقانِ رسول کی آنکھیں بھی پُرنم ہیں، جس سے واضح طور پر پتا چل رہا تھا کہ یہ اس دُعا کروانے والے اِخلاص کے پیکر مبلغِ دعوتِ اسلامی کا خُلُوص ہی تو ہے جس نے سب کو اَشکبار کر دیا تھا۔ اجتماع کے بعد اعلان ہوا کہ ابھی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رَضَوی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اسلامی بھائیوں سے ملاقات فرمائیں گے۔ میں چونکہ ان سے ناواقف تھا، اعلان سن کر زیارت کا اِشتیاق بڑھ گیا چنانچہ میں نے بھی زیارت وملاقات کی سعادت پانے کی نیت کرلی مگر جب میں نے اپنے اُس بدمذہب دوست سے اس کا اِظہار کیا تو وہ مجھے منع کرنے لگا مگر میں دل کے ہاتھوں مجبور تھا، میں نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا، اس پر وہ بے حد خَفا ہوا

اور چلا گیا۔ مجھے اس کی ناراضگی کی کوئی پروانہیں تھی، میں تو ایک ولیٔ کامل کے دیدار کے لیے بے قرار تھا۔ خوش قسمتی سے وہ مبارک لمحہ بھی آگیا جب میں نے ولیٔ کامل کا دیدار کیا تو میری حیرت کی اِنتہا نہ رہی کہ یہ تو وہی شخصیت ہیں جن کے بیان اور رِقّت انگیز دعا کی برکت سے میری بھی آنکھیں چھلک گئی تھیں۔ میں جب ملاقات کے لئے قریب پہنچا تو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسکراتے ہوئے شفقت ومحبت سے مجھے سینے سے لگایا، سلام ومصافحے کے بعد میری حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے پابندی سے اجتماع میں آنے اور دوسروں کو دعوت دے کر ساتھ لانے کا ذہن دیا۔ پہلی ہی ملاقات میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اعلیٰ اَخلاق اور کانوں میں رس گھولنے والی میٹھی گُفتار نے مجھے ان کی محبت میں گرفتار کر دیا۔ ساری زندگی میں آج ایسا شخص پہلی بار دیکھا تھا جو پہلی ملاقات میں اتنی محبت سے گفتگو فرما رہا تھا اور میں ان کی سادگی سے مزید متاثر ہوگیا اسی وجہ سے وہ دن اور آج کا دن دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوں۔ میں نے بدمذہبوں سے پیچھا چھڑایا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے جانے لگا۔ کچھ ہی عرصے بعد 1984ء میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہاتھوں بیعت ہو کر انہیں اپنا مرشد مان لیا۔ میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں تو کیا شامل ہوا میرے تو دن ہی پِھر گئے، سر پر عمامے شریف کا تاج سجالیا، سفید مدنی

لباس پہننے کا معمول بن گیا، سنّتوں بھرے اجتماع میں بھی پابندی کے ساتھ شرکت کی سعادت حصے میں آنے لگی۔ مزید ڈھیروں ڈھیر بھلائیاں میرا مقدر بن گئیں۔ جن میں سے چند کا تذکرہ تحدیثِ نعمت کے لیے کرتا ہوں۔ چنانچہ،

بغیر آپریشن ولادت

غالباً 1990ء کی بات ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے گھر میں پہلی بار ولادت مُتوَقَّع تھی، ڈاکٹرز نے بتایا کہ بچّہ پیٹھ کے بل ہو چکا ہے، جس کی وجہ سے اب نارمل ڈِلیوری مشکل ہے لہٰذا آپریشن کرنا ہوگا۔ آپریشن کا سن کر میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی کیونکہ ان دنوں میرے معاشی حالات ایسے تھے کہ بمشکل گھر کے اخراجات پورے ہوتے تھے، آپریشن کے اخراجات کی مجھ میں سکت کہاں۔ اس پریشانی سے چھٹکارا پانے کے لیے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں پہنچ گیا اور اپنی داستانِ غم آپ کے سامنے بیان کردی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے تسلی دیتے ہوئے دعا دی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بغیر آپریشن کے طویل عمر والا نیک مدنی مُنّا عطا فرمائے۔ اس دعا کو سن کر مجھے قلبی طور پر ایک اطمینان کا احساس ہوا، میرے دل و دماغ پر چھائی پریشانی کافور ہوگئی۔ چند دن بعد ہی مرکز الاولیاء (لاہور) میں دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا اِجتماع تھا میں بھی دُعا کے لئے مرکز الاولیاء پہنچ گیا۔ رات کم و بیش تین بجے سنّتوں بھرے اجتماع میں ایک اسلامی بھائی میرے پاس

آئے جنہوں نے 612 روپے دیتے ہوئے کہا کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے آپ کو مبارک باد کے ساتھ سلام بھی بھیجا ہے۔ میں نے اس اسلامی بھائی سے کہا میں نے پیسے تو نہیں مانگے تھے صرف دُعا کے لئے کہا تھا۔ انہوں نے کہا: یہ آپ کے پیرو مرشد نے دیئے ہیں، میں یہ سن کر خوشی سے جھوم اُٹھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی دعا کے طفیل مجھے خیر و عافیت سے بغیر آپریشن کے رات تقریباً بارہ بجے بیٹے کی نعمت عطا فرمادی۔ اس واقعے کے بعد اللہ والوں سے محبت و عقیدت مزید بڑھ گئی اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی عظمت میرے دل میں گھر کرگئی۔

والدہ کی مسکراہٹ

1992ء میں بہن کی شادی کرنا تھی مگر ہمارا ہاتھ تنگ تھا۔ لڑکے والوں نے دس دن میں رخصتی مانگی، جسکی وجہ سے مزید پریشانی میں اضافہ ہوگیا، ہم سب گھر والے مُتفکّر تھے کہ اب کیا ہوگا؟ کس کے سامنے دستِ سوال دراز کریں، کس طرح اتنی بڑی رقم کا انتظام کریں، مزید جب بوڑھی والدہ کو افسردہ دیکھتا تو جی بھر آتا اور اپنی بے بسی پر افسوس کرتا، اس معاملے کو سادگی سے نمٹانے کے لیے گھر میں چند ہزار بھی نہیں تھے۔ میں ان دنوں رِکشا چلاتا تھا، ایک دن حسب معمول رِکشا لے کر گھر سے نکلا، دل و دماغ پر پریشانی کے بادل چھائے ہوئے

تھے اور میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو یاد کر رہا تھا کہ ان کی بارگاہ میں جا کر دعا کے لیے عرض کرونگا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے اس نیک بندے کی دعا کی برکت سے کوئی سبب پیدا فرما دیگا۔ ابھی میں انہیں خیالوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ ایک سواری شہید مسجد کھارادر جانے کے لیے آبیٹھی۔ اسے چھوڑ کر مسجد کے پیچھے جہاں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ تشریف فرما ہوتے تھے وہاں پہنچا تو آپ سے ملاقات ہوگئی مگر کچھ کہنے کی ہمّت نہ کر سکا (اور اپنا دُکھڑا بیان کیے بغیر واپس آ گیا، جس کا مجھے بڑا افسوس ہوا) حیرت انگیز طور پر اسی دن، ظہر، عصر اور مغرب کے اوقات میں شہید مسجد کی سواری ملی اور یوں قدرتی طور پر اَسباب بنتے رہے کہ میں اپنی رُوداد سنا کر دعا کی درخواست پیش کروں مگر نجانے کیوں جب آپکے سامنے جاتا تو کچھ عرض نہ کر پاتا ایک ہی دن میں چار بار ملاقات ہوئی مگر کچھ بھی عرض کرنے کی ہمّت نہ ہوئی۔ خوش قسمتی سے عشا کی نماز بھی شہید مسجد کھارادر میں ادا کرنے کی سعادت مل گئی، نماز ادا کرنے کے بعد میں رِکشا لے کر روڈ پر پہنچا تو دیکھا کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ چند اسلامی بھائیوں کے ہمراہ کہیں تشریف لے جا رہے ہیں، اب تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں رکشے سے اتر کر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے سامنے اَفسُردہ حالت میں جا کھڑا ہوا۔ جونہی آپکے چہرے پر نظر پڑی میری آنکھوں سے بے ساختہ آنسو بہ نکلے اور میں نے ہچکیاں لے لے کر سارا

معاملہ آپ کے گوش گزار کر دیا۔ آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے دعا فرمائی اور پیٹھ تھپکتے ہوئے تسلی دی آپ کا دستِ شفقت جیسے ہی جسم سے مَس ہوا جسم میں ایک سکون کی لہر دوڑ گئی اور مجھے کافی اطمینان وسکون حاصل ہوا۔ میں رات گئے جب گھر پہنچا تو والدہ نے دروازہ کھولا۔ میں نے سر جھکا کر عرض کی: امی جان رقم کا کوئی انتظام نہیں ہوسکا، میں تو خالی ہاتھ آیا ہوں۔ والدہ یہ سن کر مسکرائیں اور مجھے مُخاطَب کرتے ہوئے کہا: بیٹا فکر مند ہونے کی کوئی بات نہیں، رقم کا انتظام ہوگیا ہے، میں نے حیرانگی سے کہا کس طرح؟ تو کہنے لگیں: ابھی تمہارے مرحوم والد کے سیٹھ صاحب آئے تھے جن کے پاس آپ کے والد کے جمع شدہ 10,000 روپے تھے وہ دیکر گئے ہیں، یہ سن کر دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور ہاتھوں ہاتھ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی دعا کی برکت دیکھ کر عقیدت کے مارے میری آنکھیں بھیگ گئیں۔

مرشد کا دستِ شفقت

اسی طرح غالباً 1994ء میں ایک بار پھر مَصائِب وآلام میں گِھر گیا دعا کروانے کے لیے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی خدمت میں حاضر ہوا مگر ملاقات نہ ہوسکی، میں بے حد پریشان تھا۔ ایک دن ایک جاننے والے سے ملاقات ہوئی، دل کا بار ہلکا کرنے کے لیے میں نے انہیں اپنی پریشانی کے بارے میں بتایا مگر انہوں نے میری ہمت بندھانے کے بجائے موقع پا کر مجھے امیرِ

اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے بدظن کرنے کی کوشش شروع کردی، پریشانی پہلے ہی دل ودماغ پر چھائی ہوئی تھی اس کی باتیں سن کر شیطان نے مجھ پر فوراً حملہ کردیا اور مجھے مدنی ماحول سے مُتَنَفِّر کردیا میں اسی دن حجام کی دکان پر گیا، زلفیں کٹوادی، عمامہ اتار کر گھر رکھ دیا اور رِکشا لے کر نکل کھڑا ہوا۔ گلزارِ حبیب مسجد کے پاس رِکشے میں بیٹھا سوچنے لگا کہ اگر آج میرے رکشے میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نہیں بیٹھے تو صبح (مَعَاذَ اللّٰہ) داڑھی بھی مُنڈوادوں گا۔ میں انہی شیطانی خیالات میں گُم تھا کہ ایک آواز نے مجھے ان خیالات کے بَھنْوَر سے نکال دیا، سامنے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مدنی حلیے میں ملبوس اسلامی بھائی پوچھ رہے ہیں: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی چلیں گے؟ میں نے کہا: کتنے اسلامی بھائی ہیں؟ یہ سن کر اس نے کہا پیچھے دیکھیں میں نے جیسے ہی چہرہ گھمایا تو حیرت سے میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کیا دیکھتا ہوں کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سامنے تشریف فرما ہیں، آپ کو دیکھ کر دل میں تھما آنسوؤں کا سیلاب آنکھوں کے راستے امنڈ آیا اور میں روتا ہوا آپکی خدمت میں حاضر ہوا، قربان جایئے ان کی شفقت پر کہ مجھے دیکھتے ہی اپنے دونوں ہاتھ کھولتے ہوئے لپک کر مجھے اپنے سینے سے لگا لیا، میں لپٹ کر خوب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، آپ نے شفقت فرماتے ہوئے میری ڈھارس بندھائی اور میری زلفوں اور عمامے کی بَابَت دریافت کیا تو

میرے پاس شرمندگی کے سوا کوئی جواب نہ تھا، میری آنکھیں شرم سے جھک گئیں، اتنے میں ایک اسلامی بھائی کار لے کر آ گئے اور آپ دامَتْ بَرَکاتُھُمُ العالِیَہ سے بیٹھنے کی درخواست کی مگر قربان جائیے آپ دامَتْ بَرَکاتُھُمُ العالِیَہ کی دلجوئی پر آپ نے بڑے ہی اَحسن انداز میں منع کرتے ہوئے کہا کہ میں ان کے ہمراہ رکشے میں جاؤں گا۔ یہ سن کر خوشی سے میرا چہرہ کِھل اٹھا اور میرے آنسو تھم گئے۔ امیرِ اہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُھُمُ العالِیَہ میرے رکشے میں بیٹھے، راستے بھر میں اپنی آپ بیتی سناتا رہا کہ نہ کاروبار ہے، نہ ہی بچوں کی شادیوں کے اسباب، مکان بھی چھوٹا ہے، جو ہے وہ بھی میرا نہیں۔ امیرِ اہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُھُمُ العالِیَہ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا ہوا تھا اور بغور میری پریشان کُن داستان سماعت فرما رہے تھے۔ دورانِ گفتگو میں نے امیرِ اہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُھُمُ العالِیَہ کو جب اس شخص کی باتیں بتائیں، جو اس نے آپ کے خلاف کی تھیں تو نہ تو آپ کو غصہ آیا اور نہ ہی آپ نے اسے برا بھلا کہا بلکہ فرمایا: ہوسکتا ہے کبھی نادانستگی میں مجھ سے اُن کا دل دُکھ گیا ہو، ان سے میری طرف سے معافی مانگ لیجئے گا، میرا اسلام بھی کہیے گا، اور اگر معاف نہ کریں تو مجھے بتا دیجئے گا اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ میں خود ان کے پاس معافی کے لیے حاضری دوں گا۔

بابرکت روپے

فیضانِ مدینہ پہنچ کر جب امیرِ اہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُھُمُ العالِیَہ نے کرایہ

دینا چاہا تو میں نے لینے سے انکار کر دیا مگر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے زبردستی **پانچ روپے میرے ہاتھ میں تھما دیے**، میں نے انتہائی عقیدت سے لے کر رکھ لئے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مرشد کے دیے ہوئے **پانچ روپے** کی برکت سے میرے رزق میں ایسی فراخی عطا فرمائی کہ میرے حالات بہتر سے بہتر ہونا شروع ہو گئے۔ میں نے رکشا بیچ کر اپنا کاروبار شروع کیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس میں ایسی برکت عطا فرمائی کہ تنگدستی رخصت ہو گئی، پریشانیاں کافور ہو گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر سات بہن بھائیوں کی شادیاں نمٹا چکا ہوں، اس کے علاوہ تین ذاتی مکانوں کی ترکیب بھی بن گئی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مدنی بہار سے پتا چلا کہ اللّٰہ والوں سے عقیدت و محبت جہاں آخرت میں فائدہ دیگی وہیں دنیا میں بھی بے شمار آفات و بَلِیَّات سے نجات دلاتی ہے اور جن پر یہ نُفُوسِ قُدسِیَّہ اپنی نظرِ کرم فرما دیتے ہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل سے اُن کی مشکلات آسان فرما دیتا ہے اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں اُن کا مقدر بن جاتی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر نیکی کی دعوت دیتے ہوئے خوفِ خدا سے کوئی رو پڑے، روتے ہوئے بیان کرے، رو رو کر دعا کرے، تلاوتِ قراٰن یا نعت شریف سُن کر رو پڑے تو یہ اُس کیلئے بڑی سعادت کی بات ہے۔ اُس کو رِیاکار

سمجھتے ہوئے اُس پر ہرگز بدگمانی نہ کی جائے۔ یاد رکھیے مسلمان پر بدگمانی کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ دوسروں پر بدگمانی کرکے اپنے دل جلانے والوں کی خود اپنی ہی بربادی ہے، حضرت سیِّدُنا مَکْحُول دِمشقی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: جب کسی کو روتا ہوا دیکھو تو تم بھی رو پڑو اور اُسے رِیا کار نہ سمجھو، میں نے ایک دَفعہ (دَف۔عَہ) کسی رونے والے شخص کو رِیا کار تصوُّر کیا تو میں ایک سال تک رونے سے محروم رہا۔ (تنبیه المغترین، ص۱۰۷)

یادِ نبی میں رونے والا ہم دیوانوں کو لاکھ پرایا ہو وہ پھر بھی اپنا لگتا ہے

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: جو شخص رو سکتا ہو تو روئے اور اگر رونا نہ آتا ہو تو رونے جیسی صورت بنالے۔

(احیاء العلوم، ٤/ ٢٠١)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یقیناً اچّھوں کی نقل بھی اچّھی ہوتی ہے: دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 318 صَفحات پر مشتمل کتاب، فضائلِ دعا صَفْحہ 81 پر دُعا کی قبولیّت کے آداب میں ہے: (دعا کے دَوران) آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قَطرہ ہو کہ دلیلِ اِجابَت (یعنی قَبولیت کی دلیل) ہے۔ رونا نہ آئے تو رونے کا سامنہ بنائے کہ نیکوں کی صُورت بھی نیک (یعنی اچّھی) ہے۔ دعا کے بیان کردہ ادب کی شَرح میں اعلیٰ حضرت امام احمد

رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یہ (رونی) صورت بنانا بہ نیّتِ تَشَبُّہ (یعنی رونے والوں کی نقالی) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور (یعنی بارگاہِ الٰہی میں) ہے نہ کہ اَوروں کے دکھانے کو کہ وہ (یعنی لوگوں کو دکھانے کیلئے کرنا) ریا ہے اور حرام، یہ نُکتہ یاد رہے۔

مجھے رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے ندامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہو جاتا

(وسائلِ بخشش، ص ۲۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ آپریشن سے محفوظ رہے

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم ایک تنظیم کے سربراہ اور اہلسنّت کے رہنما کے بیان کا خلاصہ ہے: ماہِ ربیع الاوّل کا چاند نظر آتے ہی جہاں عاشقانِ رسول جگہ بہ جگہ جشنِ عید میلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلسے جلوس اور محافل و اجتماعات کا انعقاد کرتے ہیں وہیں باب المدینہ کراچی کے نشتر پارک میں بھی عاشقانِ رسول ہر سال انتہائی جوش و عقیدت کے ساتھ جشنِ عید میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سلسلے میں ایک عظیم الشان اجتماعِ میلاد کا اِنعقاد کرتے ہیں، جس میں بڑی تعداد میں جیّد علماء کرام اور ہزاروں عاشقانِ رسول شرکت کر کے اپنے قلوب کو جِلا بخشتے ہیں۔ ہر سال کی طرح 11 اپریل 2006ء بمطابق ۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ میں بھی نشتر پارک میں ایک عظیم الشان

اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں یَارَسُوْلَ اللّٰہ کے نعرے سے پیار کرنے والے ہزاروں عاشقانِ میلاد کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجزن تھا، ہر طرف سرکار کی آمد مرحبا سرکار کی آمد مرحبا کی صدائیں گونج رہی تھیں، اجتماع گاہ میں بنائے گئے منچ پر اہلسنّت و جماعت کے مُقتدَر علماء جلوہ گر تھے جو اپنی مدبھری آوازوں میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طَیِّبہ کے مختلف گوشوں کو بیان کر کے عوام کے دلوں میں عشقِ رسول کی شمع کو مزید فروزاں کر رہے تھے۔ اسی دوران نمازِ مغرب کا وقت ہو گیا، چنانچہ اجتماع گاہ میں موجود تمام عاشقان رسول نے اپنے رب کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سربسجود ہونے کے لئے نمازِ مغرب کی جماعت کا اہتمام کیا، توحید و رسالت کے پروانے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ ریز تھے کہ اچانک یہاں کے پُر بہار موسم کی فضائیں ایک زوردار دھماکے کی گونج سے لرز اٹھیں اور اسٹیج پر موجود اہلسنّت و جماعت کے علماء و مشائخ اور قریب میں نماز پڑھتے کئی عاشقانِ رسول نے جامِ شہادت نوش کیا اور کچھ عاشقانِ رسول زخمی بھی ہوئے انہی زخمیوں میں میں بھی شامل تھا۔ واقعے کے فوراً بعد مجھے باب المدینہ کراچی کے ایک مشہور اسپتال میں پہنچا دیا گیا، جہاں میں 19 دن زیرِ علاج رہا۔ میرے سیدھے ہاتھ میں پانچ چھَرّے پیوست ہوئے تھے جس کی بنا پر ہاتھ کی حرکت رُک گئی تھی یہ ایسی جگہ پیوست ہوئے تھے جہاں سے وہ خون کی شریانوں کو

متاثر کررہے تھے اور خون کی آمدورفت رک جانے کے باعث بازو حرکت کرنے سے مَفلُوج ہو چکا تھا۔ تین بال بیرنگ (لوہے کی چھوٹی چھوٹی گولیاں) پسلیوں میں بھی پیوست تھے جس کی وجہ سے میں بے حد تکلیف سے دوچار تھا۔ اسپتال میں ایڈمٹ ہونے کے پندرھویں روز آپریشن کی تاریخ دے دی گئی۔ اس دوران بڑے کَرب واِضطِراب میں دن گزرے۔ کئی عاشقانِ رسول اور متعدد علمائے کرام بھی عیادت کے لئے تشریف لائے جنہوں نے اپنی دعاؤں سے نوازا، تسلیاں اور حوصلے دیے۔ آپریشن سے ایک رات قبل مجھے یہ خبر راحت اثر سنائی گئی کہ ولیِ کامل، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آپ کی عیادت کے لیے تشریف لائے ہیں۔ یہ سن کر میں خوشی سے جھوم اٹھا۔ آپ بلند آواز سے سلام کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے، جوں ہی میری نگاہیں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نورانی چہرے پر پڑیں تو بے ساختہ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور میں آپ سے لپٹ گیا آپ نے خصوصی شفقت فرمائی اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازا، میں نے عرض کی حضور! آج صبح آپریشن ہے اور آپریشن بھی انتہائی حساس ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے میری ہمّت بندھاتے ہوئے فرمایا: گھبرائیں نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کرم فرمائیگا۔ پھر آپ نے سب کو وارڈ سے باہر جانے کا فرمایا اور میرے

زخمی ہاتھ پر کم از کم پندرہ منٹ تک دم فرماتے رہے، پھر مجھے کروٹ کے بل لیٹنے کا فرمایا، میرے لیے تکلیف کے باعث ہلنا بھی ممکن نہ تھا، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے خود ہی اپنے دستِ شفقت سے کروٹ دلوائی اور کم و بیش پندرہ منٹ تک میری پشت پر اپنا ہاتھ رکھے کچھ پڑھ کر دم فرماتے رہے پھر مجھے چند تعویذات عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا حوصلہ رکھیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپریشن کی نوبت نہیں آئیگی۔ اس کے بعد آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تشریف لے گئے (آپ کے ہمراہ آپ کے بڑے شہزادے حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العَالِی اور مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی بھی تھے)۔ اگلی صبح 6:00 بجے مجھے میرے اٹینڈینٹ (Attendant) ڈاکٹر نے بتایا کہ آج دوپہر 3:00 بجے آپ کا آپریشن ہوگا، میرا کھانا وغیرہ بند کر دیا گیا اور ڈرپ لگا دی گئی۔ دوپہر کے وقت میرا ایک اور ایکسرے لیا گیا، میں سخت پریشان تھا کہ نجانے کیا ہوگا میں نے اس دوران اپنے بہن بھائیوں سے فون پر بات کی اور دعاؤں کا کہا۔ کچھ ہی دیر بعد مجھے اطلاع ملی کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بڑے شہزادے حضرت مولانا عبید رضا عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی تشریف لائے ہیں۔ جیسے ہی آپ مُدَّظِلُّہُ العَالِی اندر تشریف لائے میں انہیں دیکھ کر رو پڑا، انہوں نے مجھے تسلی دی اور ایک لفافہ میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا: یہ بابا جان نے آپ کے لیے بھیجا ہے اور فرمایا

ہے کہ پریشان نہ ہوں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپریشن کی نوبت نہیں آئیگی، مجھے یہ سن کر کافی حوصلہ ملا پھر میں نے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے عطا کردہ لفافہ کھولا تو اس میں 1200 روپے موجود تھے میں نے عرض کی حضور یہ کس لیے ہیں فرمایا: والد محترم نے آپ کے لئے ربیع الاوّل کی عیدی بھیجی ہے، میں نے اس لفافے کو عقیدت سے چومتے ہوئے کہا یہ میرے لیے بارہ کروڑ روپے سے بھی بڑھ کر ہیں۔ اسی دوران آپریشن تھیٹر کا اسٹاف آگیا اور کہنے لگا: آپ کے آپریشن کا وقت قریب ہے، آپ فٹ ہیں؟ کوئی مسئلہ تو نہیں۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت شہزادۂ عطار مسکرا رہے تھے گویا کہ آپ سوچ رہے تھے کہ یہ آپریشن کی تیاری کر رہے ہیں حالانکہ بابا جان نے فرمایا ہے کہ آپریشن نہیں ہوگا۔ تھوڑی دیر بعد آپ مجھے تسلی دیتے ہوئے تشریف لے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد ڈاکٹر صاحب آگئے۔ ان کے ہاتھ میں ایکسرے کی نئی رپوٹ تھی، انہوں نے حیرت وخوشی سے ملے جلے لہجے میں کہا (you are a very lucky man آپ بڑے خوش قسمت آدمی ہیں) کہ اب کی رپوٹ کے مطابق آپ کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ اب آپ کا آپریشن کرنے کی ضرورت نہیں صرف فِزیوتھراپی سے ہی آپ کا مسئلہ حل ہوجائے گا اور آپ کا ہاتھ بالکل ٹھیک ہوجائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ ہی دنوں میں میرا وہ ہاتھ کہ جو جنبش تک نہیں کرسکتا تھا بغیر آپریشن

کے ہی بالکل ٹھیک ہو گیا اور حرکت بھی کرنے لگا۔ تادمِ تحریر اس میں کوئی تکلیف نہیں ہے۔ یہ سب ولیٔ کامل، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دعا کا فیضان ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی برکت سے میری تکلیف دور فرمادی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: آپ نے ملاحظہ فرمایا اس مدنی بہار میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دعا کی برکت سے عاشقِ میلاد اسلامی بھائی کو آپریشن سے نجات مل گئی۔ واقعی اللّٰہ والوں کی زبان مبارک سے جب کوئی بات نکل جاتی ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل سے اسے پورا فرمادیتا ہے جس سے ان بندگانِ خدا کی عظمت و شان نمایاں ہوتی ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سایہ اہلسنّت و جماعت پر قائم و دائم رکھے اور ان کے فیضان سے امت مسلمہ کو فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ آنکھوں کی تکلیف سے نجات

بِسمِ اللّٰہ کالونی خانیوال روڈ (مدینۃ الاولیاء ملتان شریف) کے مقیم اسلامی بھائی کے تحریر کردہ مکتوب کا خلاصہ ہے کہ زندگی کے شب و روز عصیاں میں بسر ہو رہے تھے، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا اور ویڈیو گیمز کھیلنا، گالیاں دینا، شعر و شاعری اور ہنسی مذاق کرنا میری زندگی کا حصہ بن چکا تھا۔ ستم بالائے ستم

یہ کہ بدمذہبوں کے پاس اٹھنا بیٹھنا تھا اسی وجہ سے مجھ میں بھی بدمذہبی کے جراثیم پیدا ہونا شروع ہو چکے تھے۔ بس اسی طرح زندگی دنیاوی موج مستیوں میں ضائع ہو رہی تھی، شاید انہیں گناہوں کی شامت تھی کہ میں آشوبِ چشم کا شکار ہو گیا، علاج معالجے کے باوجود اس محاورے کا مصداق تھا کہ **"مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"** دن بدن میری آنکھوں کی بیماری بڑھنے لگی، آنکھوں کے کئی اسپیشلسٹ ڈاکٹروں سے علاج بھی کروایا مگر خاطر خواہ افاقہ نہ ہوا۔ میں انتہائی بے قراری سے دوچار تھا، اسی اِضطراری کیفیت میں زندگی کے سات سال بیت گئے، پھر قسمت کا ستارہ چمکا اور مجھے دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول میسر آ گیا جس کی برکت سے میرے اجڑے گلشن میں بہاریں آ گئیں۔ ہوا کچھ اس طرح کہ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے تین روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع کی آمد آمد تھی، عاشقانِ رسول بڑی لگن سے اس کی تیاریوں میں مگن تھے۔ ایک دن مجھ پر کرم ہو گیا اور میں ایک جاننے والے کے گھر ہونے والی محفل میلاد میں حاضر ہو گیا، جب بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع کی بات چلی تو میں نے ہنستے ہوئے اپنے استاد سے کہا کہ میں بھی اس اجتماع میں چلا جاؤں؟ یہ سن کر انہوں نے کہا ضرور جائیں، میں نے مزاحاً کہا: کیا اس کے لیے کوئی کارڈ بنوانا پڑے گا؟ وہاں موجود ایک اسلامی بھائی نے کہا: نہیں، جامع مسجد الخلیل میں ہر جمعرات کو

دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے آپ اس میں شرکت فرمائیں۔ چنانچہ میں جمعرات کے دن الخلیل مسجد میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچا۔ وہاں کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول موجود تھے۔ اجتماع میں ہونے والا سنّتوں بھرا بیان اور ذکر و دُعا مجھے بہت اچھے لگے۔ اجتماع کے بعد سب اسلامی بھائی ایک دوسرے سے ملاقات کرنے لگے تو میں نے بھی کچھ اسلامی بھائیوں سے ملاقات کی، میں سمجھتا تھا کہ دعوتِ اسلامی والے زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہوتے لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ میں جس سے بھی ملا وہ سب کے سب دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بھی مُزَیَّن تھے ۔ مجھے وہاں دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت بھی دی گئی۔ میں نے اجتماع میں حاضری کی نیّت کرلی۔ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے تحت تین روزہ سنّتوں بھرے بین الاقوامی اجتماع میں حاضر ہوگیا، جہاں ہر طرف سنّتوں کی بہاریں تھیں۔ وہاں کے روحانی ماحول، سنّتوں بھرے بیانات، تربیتی حلقوں میں خوب علمی و روحانی برکتیں پائیں اور عاشقانِ رسول کی صحبت میں اپنی شفایابی کے لیے خوب رو رو کر دعائیں مانگیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سنّتوں بھرے اجتماع کی بہاریں دیکھ کر مدنی ماحول کی جانب دل کچھ مائل ہوا مگر ابھی تک میرے ذہن میں موجود شکوک و شبہات مکمل طور پر دور نہیں ہوئے تھے،

کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ کچھ عرصہ بعد ہمارے علاقے سے چند عاشقانِ رسول امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زیارت کے لیے باب المدینہ کراچی جانے کے لیے تیار ہوئے، انہوں نے مجھے بھی دعوت دی۔ میرا ذہن بھی بن گیا کہ چلو ان کے پیر صاحب کو دیکھتے ہیں وہ کیسی شخصیت ہیں۔ یوں میں علاقے کے اسلامی بھائیوں کے ہمراہ کراچی پہنچ گیا۔ رات میں ملاقات کی ترکیب بن گئی، کثیر تعداد میں اسلامی بھائی زیارت کے لیے موجود تھے۔ اسلامی بھائی بہت نظم و ضبط سے قطار کی صورت میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات کا شرف حاصل کر رہے تھے۔ میں بھی قطار میں کھڑا ہو گیا اور اسلامی بھائیوں کی محبت وعقیدت اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ان پر شفقتوں کو بغور دیکھنے لگا۔ آپ ہر اسلامی بھائی سے یوں مسکرا مسکرا کر ملاقات فرما رہے تھے کہ جیسے سب سے زیادہ محبت اس ہی سے کرتے ہیں۔ جب میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب پہنچا تو یکایک میری قلبی کیفیت بدلنے لگی۔ میں مصافحہ کرنے کے لئے جونہی قریب پہنچا میری آنکھوں سے بے ساختہ آنسوؤں کی برسات شروع ہوگی اور میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے گلے لگ کر بِلک بِلک کر رونے لگا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میٹھے انداز میں شفقت فرماتے ہوئے میری پیٹھ تھپکنے لگے بس آپ کے دستِ شفقت کا لگنا تھا تمام شک وشبہات کافور ہو گئے، دل میں

خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰی کی شمع روشن ہوگئی۔ میں نے موقع غنیمت جانا اور جیب سے ایک ٹافی نکال کر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہوئے پیش کردی کہ حضور اسے تبرّک بنا کر عطا فرما دیجئے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے انکار نہ فرمایا اور مسکراتے ہوئے ٹافی لے کر اپنے منہ میں رکھ لی۔ میں نے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں آشوبِ چشم سے شفایابی کی دعا کے لیے عرض کیا تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعا بھی فرمائی اور دم بھی کر دیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اس قدر مہربان دیکھ کر میں خوشی سے جھومنے لگا کہ یہ کس قدر عاجزی اور انکساری فرمانے والے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ٹافی چوس کر مسکراتے ہوئے مجھے واپس لوٹا دی۔ جونہی وہ بابرکت ٹافی میرے ہاتھ میں آئی اس سے حصہ لینے کے لیے میرے علاقے کے دو اسلامی بھائی آگے بڑھے میں نے اس کے تین ٹکڑے کیے ایک ایک انہیں دے دیا اور ایک ٹکڑا میں نے منہ میں ڈال لیا۔ اس تبرک کا منہ میں ڈالنا تھا کہ میرے دل کی کیفیت ہی بدل گئی، دل دنیا کی محبت سے اُچاٹ ہوگیا اور میں کیف وسرور محسوس کرنے لگا۔ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں ایک ولیِ کامل کی محبت وشفقت دیکھ کر ہمیشہ کے لیے دعوتِ اسلامی کا شیدائی ہوگیا۔ بدمذہبوں سے ناطہ توڑا، گناہوں سے توبہ کر کے ان سے منہ موڑا اور اپنی پُرخار

زندگی کو سنّتوں سے پر بہار بنالیا۔ سبز سبز عمامے شریف کا تاج سجالیا، مدنی لباس میرے بدن کا حصہ بن گیا اور میں مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگا۔ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں داخل ہوگیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہاں ایک ولی کامل کی دعاودم کی برکت سے مجھے سات سالہ آشوبِ چشم سے نجات مل گئی وہیں آپکے عطا کردہ تبرک کی برکت دیکھ کر میرا یقین اور بھی بڑھ گیا۔ ٹافی کی صورت میں آپ کے تبرُّک کا ایسا اثر ہوا کہ ٹافی کھانے والے ایک اسلامی بھائی حافظِ قران بن گئے، ایک امام مسجد بن گئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے قراءت کورس کیا، مدرس کورس کرنے کی سعادت پائی اور ملتان شریف میں مدرس کورس کروانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی بن گیا تادمِ تحریر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم اور امیرِ اہلسنّت کے تبرُّک کی برکت سے کم وبیش تقریباً دس ہزار بیانات کر چکا ہوں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈویژن سطح کا خادم ہونے کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہوں۔ ایک دن گھر میں عزیز و اَقارِب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ والد صاحب (مرحوم) کا تذکرہ چھڑ گیا کہ نجانے قبر میں کن معاملات کا سامنا کرنا پڑا ہوگا؟ اس پر میں نے کہا: میں نے تو علماء سے یہی سنا ہے جو خوش نصیب مسلمان اپنی اولاد کی سنّتوں کے مطابق تربیت کرتا ہے وہ سعادتوں کا حق دار بنتا ہے۔ مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے امید ہے کہ میرے دعوتِ

اسلامی کے مدنی کام کرنے کی برکت سے والد صاحب پر کرم ہوا ہوگا۔ اتفاقاً اگلی صبح میرے کزن جو کہ حافظِ قران ہیں میرے پاس آئے اور بتایا کہ آج رات میں نے خواب میں آپ کے والد صاحب کو انتہائی خوش وخرم دیکھا ہے۔ میری دعا ہے اللہ تعالٰی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ کو درازیٔ عمر بالخیر عطا فرمائے۔ ہمیں ان کی غلامی اور دعوتِ اسلامی میں استقامت عطا فرمائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: اس مدنی بہار میں آپ نے ایک ولیِ کامل کے دَم اور دعا کی تاثیر ملاحظہ فرمائی کہ سات سالہ آشوبِ چشم جو ڈاکٹروں کے تجویز کردہ نسخوں سے ٹھیک نہیں ہوا، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ کے دَم اور دعا کی برکت سے ٹھیک ہوگیا۔ آشوبِ چشم سے حفاظت کے لئے ایک مدنی نسخہ بھی ملاحظہ فرمایئے چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''فیضانِ صدیقِ اکبر'' صفحہ 187 پر ہے: امام سخاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: جو شخص مؤذن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه سن کر کہے: مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰه پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے، تو اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

(المقاصد الحسنہ، حرف المیم، ص ۳۹۱، حدیث: ۱۰۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے

خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی صُحبت میں رَہ کر گلابی ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح تبلیغِ قران و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا بے وَقعت پتّھر بھی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مہربانی سے **انمول ہیرا** بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پیکِ اَجَل کو **لَبَّیک** کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور ایسی ہی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی تبلیغِ قران و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اپنے شہر میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت اور راہِ **خدا** میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کیجئے، اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہونگی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کر کے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** یا **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دیگر کُتُب و رسائل سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی و بَینَ الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں **شمولیت** کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر **صحت** ملی، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں رُوح **قبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات و بلیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر احسان فرمائیے "**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ**" عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی۔"

نام مع ولدیت:__________ **عمر** ____ **کِن سے مرید یا طالب ہیں** ____ **خط ملنے کا پتا** __________

فون نمبر (مع کوڈ):______ **ای میل ایڈریس** __________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام:______ **سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ مہینہ / سال:**______ **کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا:**____ **موجودہ تنظیمی ذمہ داری** ______ **مُندرجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لیے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی بَرَکات و کرامات کے "ایمان افروز واقعات" مقام و تاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر تفصیلاً تحریر فرما دیجئے۔**

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر اللّٰہُ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے پیارے حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہیِ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا مَدَنی مشورہ ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کے فُیُوض وبَرَکات سے مُستَفِیض ہونے کے لیے ان سے بَیعت ہو جائیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت وعمر لکھ کر ''مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ، عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)'' کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادِریہ رَضویہ عطاریہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دُعائے عطار کی مدنی بہاریں

(حصہ 2)

دل کے سوراخ کیسے بند ہوئے؟

عنقریب پیش کیا جائے گا۔

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net